بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

قیمت فی پرچہ ۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۴ تبلیغ ۱۳۴۶ ہش ۲۴ شوال ۱۳۸۶ھ ۴ فروری ۱۹۶۷ء	نمبر ۲۴

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا

اخیار اور ابرار کا نام ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے

"یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ اخیار اور ابرار کا نام ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گزشتہ زمانے کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا۔ برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے۔ دیکھو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کس قدر عظمت دنیا میں قائم ہے۔ ۹۴ کروڑ مسلمان آپ کے نام لینے والے موجود ہیں جو ہر وقت آپ پر درود پڑھتے ہیں۔ کیا کوئی قیصر و کسریٰ پر بھی درود پڑھتا ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی کس قدر عظمت ہو رہی ہے۔ یہاں تک کہ نادانوں نے اپنی جہالت اور کم مائیگی کی وجہ سے ان کو خدا بنا رکھا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ رسولوں کا طبقہ مصائب اٹھا کر دنیا سے گزر گیا۔ مگر ان کا خدا کے لئے دنیا کے عیش و آرام کو چھوڑ کر طرح طرح کے آلام و مصائب کے بار کو اٹھا لینا ان کی عظمت کا باعث ہو گیا۔ خدا کے محبوبوں کو تکالیف آتی ہیں۔ ان کی تکالیف میں ایک لطیف سر ہوتا ہے ان پر اس لئے سب سے زیادہ تکالیف اور مصائب نہیں آتی ہیں کہ تباہ ہو جائیں بلکہ اس لئے کہ تا زیادہ سے زیادہ پھل اور پھول میں ترقی کریں۔ دیکھو دنیا میں ہر جوہر قابل کے لئے خدا نے یہی قانون ٹھہرایا ہے کہ اول وہ صدمات کا تختہ مشق بنایا جاتا ہے۔ کسان زمین میں ہل چلا کر اس کا جگر پھاڑتا ہے اور اس مٹی کو باریک کرتا ہے یہاں تک کہ ہوا کے جھونکے اسے اِدھر اُدھر اُڑائے لئے پھرتے ہیں۔ نادان خیال کرے گا کہ زمیندار نے بڑی غلطی کی جو اچھی بھلی زمین کو خراب کر دیا۔ مگر عقلمند خوب سمجھتا ہے کہ جب تک زمین کو اس درجہ تک نہ پہنچایا جائے۔ وہ پھل پھول پیدا کرنے کی قابلیت کے جوہر نہیں دکھا سکتی۔ اسی طرح اس زمین میں بیج ڈال دیا جاتا ہے جو خاک میں مل کر بالکل مٹی کے قریب قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن کیا وہ دانے اس لئے مٹی میں ڈالے جاتے ہیں کہ زمیندار ان کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ نہیں نہیں وہ دانے اس کی نگاہ میں بہت ہی بیش قیمت ہیں۔ اس کی غرض ان کو مٹی میں گرانے سے صرف یہ ہے کہ وہ پھلیں اور پھولیں اور ایک ایک کی بجائے ہزار ہزار ہو کر نکلیں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۵-۳۰۶)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ حضور کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حرارت بھی ہے۔ اور نزلہ و کھانسی کی تکلیف زیادہ ہو گئی ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

ضروری اعلان

احباب مطلع رہیں کہ آئندہ ہفتہ و اتوار یعنی ۴ اور ۵ فروری ۱۹۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں نہ ہوں گی۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس

علمی تقاریر کا آئندہ اجلاس مورخہ ۱۷ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں ہو گا انشاء اللہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اجلاس میں تشریف فرما ہوں گے۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج۔ "پیشگوئی درباره غلبۂ اسلام"

۲۔ مکرم سید مسعود احمد صاحب ایم۔ اے۔ "پیشگوئی درباره پنڈت لیکھرام"

۳۔ مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری فاضل۔ "پیشگوئی درباره ڈاکٹر ڈوئی"

احباب سے درخواست ہے کہ بکثرت تشریف لا کر استفادہ فرمائیں۔ (خاکسار ابو العطاء)

فوجی بھرتی

مورخہ ۷ فروری ۱۹۶۷ء صبح نو بجے ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہو گی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ (ناظر امور عامہ ربوہ)

۔ ۵ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۴ فروری ۱۹۶۷ء

اخلاق کا تدریجی ارتقا اور اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں انسانیت کی تدریجی ترقی کے متعلق اسلام کا طریق کار بیان فرماتے ہوئے فرمایا ہے۔

"میں جب خدا کے پاک کلام پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ کیونکر اس نے اپنی تعلیموں میں انسان کو اس کی طبعی حالتوں کی اصلاح کے قواعد عطا فرما کر پھر آہستہ آہستہ اوپر کی طرف کھینچا ہے۔ اور اعلیٰ درجہ کی روحانی حالت تک پہنچانا چاہا ہے۔ تو مجھے یہ پُرمعرفت قاعدہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اول خدا نے یہ چاہا ہے کہ انسان کو نشست برخاست اور کھانے پینے اور بات چیت اور تمام اقسام معاشرت کے طریق سکھا کر اس کو وحشیانہ طریق سے نجات دیوے اور حیوانات کی مشابہت سے تمیز کلی بخش کر ایک ادنیٰ درجہ کی اخلاقی حالت جس کو ادب اور شائستگی کے نام سے موسوم کر سکتے ہیں۔ سکھلاوے۔ پھر انسان کی نیچرل عادات کو جن کو دوسرے لفظوں میں اخلاق رذیلہ کہہ سکتے ہیں اعتدال پر لاوے۔ تا وہ اعتدال پا کر اخلاق فاضلہ کے رنگ میں آجائیں۔ مگر یہ دونوں طریقے دراصل ایک ہی ہیں۔ کیونکہ طبعی حالتوں کی اصلاح کے متعلق ہیں۔ صرف ادنیٰ اور اعلیٰ درجہ کے فرق نے ان کو دو قسم بنا دیا ہے۔ اور اس حکیم مطلق نے اخلاق کے نظام کو ایسے طور سے پیش کیا ہے کہ جس سے انسان ادنیٰ خلق سے اعلیٰ خلق تک ترقی کر سکے۔

اور پھر تیسرا مرحلہ ترقیات کا یہ رکھا ہے کہ انسان اپنے خالق حقیقی کی محبت اور رضا میں محو ہو جائے۔ اور سب وجود اس کا خدا کے لئے ہو جائے یہ وہ مرتبہ ہے جس کو یاد دلانے کے لئے مسلمانوں کے دین کا نام اسلام رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام اس بات کو کہتے ہیں کہ بکلی خدا کے لئے ہو جانا اور اپنا کچھ باقی نہ رکھنا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۱-۳۲)

ہم نے طوالت کے خوف سے متعلقہ حصہ صرف اختصاراً یہاں نقل کیا ہے۔ درحقیقت یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں اسلامی اصول کو نہایت وضاحت اور تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں انسانی اخلاق کے ارتقا کا اسلامی طریق کار پیش کیا ہے۔ جس سے اسلام کے مکمل دین ہونے کا پتہ لگتا ہے۔ اور یہ علم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے کس طرح زندگی میں انسان کی راہ نمائی فرمائی ہے۔ اور اگر کوئی انسان اس لائحہ عمل پر ترقی کرنا چاہے۔ تو وہ کہاں سے کہاں پہنچ سکتا ہے۔ چنانچہ اوپر کی عبارت سے کچھ آگے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اب میں پہلے کلام کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ میں ابھی ذکر کر چکا ہوں کہ انسانی حالتوں کے سرچشمے تین ہیں۔ یعنی نفس امارہ، نفس لوامہ، نفس مطمئنہ اور طریق اصلاح کے بھی تین ہیں۔ اول یہ کہ بے تمیز وحشیوں کو اس ادنےٰ خلق پر قائم کیا جائے کہ وہ کھانے پینے اور شادیوں وغیرہ تمدنی امور میں انسانیت کے طریقے پر چلیں۔ نہ ننگے پھریں۔ اور نہ کتوں کی طرح مردار خوار ہوں اور نہ کوئی بے تمیزی ظاہر کریں۔ یہ طبعی حالتوں کی اصلاحوں میں سے اول درجہ کی اصلاح ہے۔ یہ اس قسم کی اصلاح ہے کہ اگر مثلاً پورٹ بلیر کے جنگلی آدمیوں میں سے کسی آدمی کو انسانیت کے لوازم سکھلانا ہو۔ تو پہلے ادنےٰ ادنےٰ اخلاق انسانیت اور طریق ادب کی ان کو تعلیم دی جائے۔

دوسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جب کوئی ظاہری آداب انسانیت کے حاصل کر لیوے تو اس کو بڑے بڑے اخلاق انسانیت کے سکھلائے جائیں۔ اور انسانی قویٰ میں جو کچھ بھرا پڑا ہے۔ ان کو

جو وقفۂ حیات ملا ہے نہ کھوئیے

کل فصل کاٹنا ہے تو بیج آج بوئیے
جو وقفۂ حیات ملا ہے نہ کھوئیے

ہر سانس کتنی بیش بہا ہے یہ سوچئے
پھر کچھ نہ ہو سکے گا پڑے لاکھ روئیے

حیّ علی الصلوٰۃ کی آواز ہے بلند
"والفجر" کا ظہور ہے اٹھئے نہ سوئیے

شبنم کرا چکی ہے گلوں کو وضو چلو
اشکوں میں کائنات کا دامن ڈبوئیے

وہ آگئے جناب امام الصلوٰۃ بھی
اُٹھئے تمام سیدھا قطاروں میں ہوئیے

باقی نہیں ہے نورِ شفق کی جلا نظر
جب تک نہ دل کے خون سے پلکوں کو دھوئیے

اشکوں میں لائیے جگرِ لخت لخت کو
تارِ مژہ میں لعلِ بدخشاں پروئیے

رقصاں ہوئی ہے چاندنی موجِ چناب پر
تنویرؔ اپنے آپ کو اس میں سموئیے

سب کو محل اور موقعہ پر استعمال کرنے کی تعلیم دی جائے۔

تیسرا طریق اصلاح کا یہ ہے کہ جو لوگ اخلاق فاضلہ سے متصف ہو گئے ہیں۔ ایسے خشک زاہدوں کو شربت محبت اور وصل کا مزہ چکھایا جائے۔ یہ تین اصلاحیں ہیں جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں۔"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۶-۳۷)

ذیل میں ہم ملفوظات جلد نہم سے ایک مقام مزید وضاحت اور اسلامی طریق کار کی عملی مثال کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

"افریقہ سے ایک دوست نے بذریعہ تحریر حضرت اقدس سے دریافت کیا کہ اس جگہ کے اصلی باشندے مرد و زن بالکل ننگے رہتے ہیں اور معمولی خورونوش کی اشیاء کا لین دین ان کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں سے ملنا جلنا گناہ تو نہیں؟

حضرت اقدس نے فرمایا:۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمانہ حال کے فکری رجحانات اور اسلام

تقریر محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ بر موقع جلسہ سالانہ

(۳)

مَیں نے یہ اصطلاح بار بار استعمال کی ہے۔ آج کا انسان، موجودہ زمانے کا انسان، ہمارے دور کا انسان۔ یہ اصطلاح مغرب کے اہلِ قلم کی ہے۔ جب موجودہ زمانے کے مخصوص مسائل اور مشکلات اور خیالات کو ایک لفظ سے ظاہر کرنا ہو تو وہ کہہ دیتے ہیں آج کا انسان یہ چاہتا یا یہ سوچتا ہے یا اس کے سامنے یہ مشکلات ہیں۔ اور آج کا انسان مشینی دَور کا انسان ہے۔ آج کے مسائل مادی اور مشینی کلچر کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اس کلچر کے امتیازات دوسری عالمی جنگ کے بعد سے پہلے سے بہت زیادہ صفائی کے ساتھ ہمارے سامنے آئے ہیں۔ کیونکہ یہ امتیازات یورپ اور امریکہ یعنی مغرب کے امتیازات ہیں اس لئے آج کے انسان سے مراد مغرب کا انسان ہی ہے۔ اور مغرب کا انسان سفید رنگ کا ہوتا ہے اس لئے آج کے انسان سے مُراد سفید رنگ کا انسان ہے اور سفید رنگ کا انسان عیسائی ہوتا ہے اس لئے آج کے انسان سے مُراد عیسائی انسان ہے یا وہ انسان جو عیسائی طرزِ فکر یا عیسائی طرزِ زندگی سے متاثر ہے اور اس میں کسی حد تک شریک ہے۔

اسلام کا پیغام

زمانہ حال کے مسائل اور فکری تگ و دو اور کاوش اور کوشش اور دعوے اور امنگیں اور خوف اور کامیابیاں یا محرومیاں ہمارے زمانے کے اس انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ اسلام کا پیغام اس انسان کے لئے کیا ہے؟ اس سوال پر تعجب نہ ہو کیونکہ اسلام کا پیغام سارے زمانوں کے لئے ہے۔ اسلام کا خدا شروع ہی سے ہم سب کو بیدار کرتا رہا ہے۔ اس نے ہر زمانے کی خبریں ہم کو دیں اور بروقت دیں۔ فائدہ اٹھانے والوں نے ان خبروں سے فائدہ اٹھایا۔ غافلوں اور مغروروں نے اس سے مُنہ موڑا اور نقصان اٹھایا۔ اس لمبے تجربے سے اور آسمانی خبروں کے لمبے ریکارڈ سے ہمارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں کہ موجودہ زمانے کے متعلق جو خبریں ہمیں ملیں گی وہ بھی ضرور صحیح ہوں گی۔ سو ہمیں مبارک ہو کہ ہمارے زمانے کے متعلق بے شمار خبریں اسلام کی بے مثل کتاب میں جا بجا ملتی ہیں۔ ہمارا زمانہ بہت اہم زمانہ ہے۔ گویا ابدی سچائیوں کا اقرار کرنے والوں اور اُن کا انکار کرنے والوں میں آخری جنگ ہے۔ ہو نہ سکتا تھا کہ ایسے اہم زمانے کے متعلق ہماری کتاب میں کوئی خبر نہ ہوتی۔ ہم پڑھتے پڑھتے اُن خبروں پر سے گزر جائیں اور ان پر غور نہ کریں تو اَور بات ہے ورنہ خبریں ہمیں جا بجا ملتی ہیں۔ قرآن شریف کی آخری سورتوں میں تو یہ مضمون بار بار آتا ہے۔ بالکل صاف صاف ہمارے زمانے کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔ کیا اس سے زیادہ صاف نشاندہی ہو سکتی ہے کہ یہ کہہ دیا جائے اس زمانے میں اونٹ بیکار ہو جائیں گے اذا العشار عطلت۔ دو لفظوں میں ہمارے مشینی دَور کی جامع تصویر ہے پھر اور نشانیاں بھی ہیں۔ ایک ایک نشانی ایک ایک باب کے برابر ہے۔ روحانیت کے سورج کا گہنا جانا نیکی اور تقوے کی چھوٹی بڑی روایتوں کا فراموش ہو جانا۔ پہاڑوں کا چلایا جانا وحشی قوموں کا باقی نسلِ انسانی سے جدا کر دیا جانا۔ گویا یہ انسان نہیں بلکہ جانور ہیں۔ دریاؤں کا پھاڑا جانا مدبروں اور دانشوروں کا آپس میں مل کر باتیں کرنا۔ عورتوں کے حقوق کے متعلق طبائع کا بیدار ہو جانا۔ کتابوں کا کثیر تعداد میں شائع ہونا۔ انسان کا اُڑ کر خلا میں سفر کرنا اور خلا کے رازوں کو معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ یہ ظاہری نشانیاں ہیں جو قرآن شریف کی ایک ہی سورۃ میں یعنی سورۃ تکویر میں بیان ہوئی ہیں۔ ہر غور کرنے والے کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مضمون ہمارے زمانے کے متعلق ہے۔ مزید غور کرنا چاہئیے کہ اتنا کچھ بتا دینے کے بعد اسلام کی کتاب زمانہ حال کو کیا پیغام دیتی ہے۔ سو سُن لو ہماری کتاب یہ کہتی ہے کہ کفر اور نافرمانی اور ناشکری اور غفلت کی یہ تاریک رات جس میں سے ہم گزر رہے ہیں آخر چھٹ جائیگی اور اس کے چھٹنے کے ساتھ ہی ایمان اور رضاجوئی اور شکرگزاری اور چستی اور عمل کی صبح نمودار ہوگی۔

والّیل اذا عسعس ○

والصّبح اذا تنفّس ○

انسان پھر کلام الٰہی سے روحانی زندگی پائے گا۔

اگلی سورۃ میں یعنی انفطار میں آج کے زمانہ حال کے مغرور انسان کو خطاب ہوتا ہے:۔

یا ایّھا الانسان ما
غرّک بربّک الکریم ○

دل ہلا دینے والا خطاب ہے۔

اے آج کے انسان تجھے
کس نے اپنے محسن رب سے
بدظن کر دیا کیوں تُو غرور
جیسی مہلک مرض میں مبتلا
ہو گیا اور اس محسن ازلی
کے احسانوں کو بھول گیا؟

اسی نے تو تجھے سب کچھ دیا اور وہ بہت کچھ اور دینے کو تیار ہے۔ پس تو امید رکھ کہ فیصلے کا دن آتا ہے اور ڈر بھی کہ اس دن لوگوں کی چالاکیاں بالکل کام نہ آئیں گی۔ اس دن اللہ تعالیٰ خود انسانوں کے اعمال کا وزن کرلیگا اور کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر دیگا۔

کچھ سورتیں آگے چل کر یعنی سورۃ بلد میں اس قدیم سے قدیم تر گھر کو شہادت کے طور پر پیش کیا کہ جس سے زیادہ قدیم افضال الٰہی کا جس سے زیادہ موعود کوئی مقام نہیں۔ اس کے دو عظیم الشان بسانے والوں یعنی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کو بھی گواہ ٹھہرایا کہ ہمارا علیم و حکیم اور رحیم و کریم خدا ہمیشہ سچے وعدے کیا کرتا ہے۔ ہمارا قدیر خدا اپنے وعدوں کو پورا کرنے پر ہر طرح قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ شہادتوں کو پیش کر کے آج کے انسان کو کہا گیا ہے کہ تم غرور کو چھوڑو اُن حقوق کو ادا کرو جو دوسروں کے تمہارے ذمہ ہیں۔ کمزور اور یتیم قومیں جن کے پاس خدا کا دیا ہوا ورثہ بہت ہے لیکن وہ ابھی اس قابل نہیں کہ اپنی دولت کو خود سنبھال سکیں ان کے اموال کی حفاظت کرو ان میں سے زیادہ نہ کھاؤ اور یتیم قوموں کے بالغ ہونے پر اللہ کا دیا ہوا ورثہ اُن کے سپرد کر دو اور جن کا کوئی پرسانِ حال نہیں اُن کو اٹھاؤ لیکن اپنی کسی غرض سے نہیں خود بھی مال سے زیادہ محبت نہ کرو کیونکہ مال اور دولت اور طاقت اصل چیز نہیں۔ اصل چیز خدا ہے جس کی گرفت سے تمہیں بچنے کی اور جس کی رضا حاصل کرنے کی تمہیں کوشش کرنی چاہیئے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

تقریب رخصتانہ

ربوہ — مؤرخہ ۲۲ جنوری ۱۹۶۷ء دوپہر دو بجے بعد دوپہر عزیزہ امۃ الرشید صاحبہ بنت محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح امی روز مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او (واپڈا) حیدرآباد ابن مکرم شیخ محمد علی صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض حق مہر ساڑھے تین ہزار روپیہ مکرم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب نے محترم صوفی عطا محمد صاحب جالندھری کی رہائش گاہ "المسکن" واقعہ دار الرحمت غربی ربوہ میں پڑھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہُوا جو عزیز نعمت اللہ ولد مکرم محمد عبد اللہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں قریشی بشیر احمد صاحب آف لاہور کی ایک دعائیہ نظم جو انہوں نے خاص اِس موقع کے لئے کہی تھی ظفر اللہ صاحب نے پڑھ کر سُنائی۔ آخر میں محترم مولوی محمد دین صاحب ایم۔ اے سابق پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اِس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین ✦

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق

تقریر محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ۔ برموقع جلسہ سالانہ

محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کے موقع پر مؤرخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۷ء کے دوسرے اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:-

غلبۂ محبت کا نام عشق ہے۔ محبت خود جسم اور روح پر حاوی ہو جانے والی چیز ہے عشق تو پھر بہت ہی آگے لے جاتا ہے اور عجیب عجیب خواص اور علامتیں ظاہر کرتا اور نتائج پیدا کرتا ہے۔

محبت کا ایک خاصہ

محبت کا ایک خاصہ یہ ہے کہ انسان محبوب کے رنگ میں رنگین ہونا چاہتا ہے اسی کے طور وطریق کو پسند کرتا اور اسی کے راستے پر چلنا چاہتا ہے۔ اسی کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرتا ہے اور اس کے لئے اپنے وجود سے دست بردار ہو جاتا ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محض الفاظ سے محبت کا اظہار کرنے والے لیکن اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ نہ بنانے والے اپنے اس دعوے میں ہرگز سچے نہیں ہوتے۔ حقیقی محبت جب بھی پیدا ہوئی اس نے وجود کو مٹا کر رکھ دیا اور اطاعت اور فرمانبرداری میں محو کر دیا۔ اور کوئی چیز ایسی نہ رہنے دی جو محبوب کو پسند نہ ہو۔ گویا فنا فی المحبوب کر دینا محبت کا پہلا خاصہ ہے۔ جہاں یہ خاصہ نہیں وہاں محبت بھی نہیں۔ محض لاف وگزاف ہے جو کوئی حقیقت نہیں رکھتی یا شعراء کی نازک خیالی ہے جس کے پیچھے کوئی عمل نہیں۔ اسی لئے بات اثر سے خالی ہوتی ہے اور سننے والوں میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتی لیکن جس نے اس چشمۂ حسن واحسان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ واقعی محبت کی اس کی ہر بات اس محبت کے پاک چشمہ میں ڈوب کر نکلتی ہے اور اس کا رنگ ولے کر دلوں میں اتر جاتی ہے اور ایک انقلاب عظیم پیدا کر دیتی ہے۔

محبت رسولؐ کی علامات

محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک خاصہ آنحضورؐ کی حقیقی خوبصورتی پر اطلاع پانا اور اسے لوگوں پر ظاہر کرنا ہے۔ جو خوبیاں ایک محبت کرنے والے پر ظاہر ہوتی ہیں وہ دوسروں سے اوجھل رہتی ہیں اسی لئے ان میں محبت اپنا صحیح رنگ بھی اختیار نہیں کرتی۔

محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک علامت آپؐ پر بار بار درود بھیجنے کی خواہش ہے تا اللہ تعالےٰ آپؐ کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا جائے۔ لامحدود صفات کی مالک بحیثیت کیفیت وکمیت صرف خدا تعالےٰ کی ذات ہے باقی سب کے لئے ترقی کے لا انتہا میدان ہیں۔ سو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے زیادہ سے زیادہ ترقیات چاہنا اور اس بات کے لئے دعائیں کرنا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کے نور کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے اور اس کے ذریعے سے دنیا کی تاریکیوں کو دور کرے آپؐ کے ساتھ محبت کی ایک بڑی علامت ہے۔

عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک علامت یہ ہے کہ محب صادق آپ کے دین کی ترقی میں کوشاں ہوتا ہے اور اس پر وارد کئے گئے اعتراضات کے تشفی بخش جواب دیتا ہے۔ اور آپؐ کی سچائی کو دنیا پر روشن کرتا ہے وہ اس بات کو برداشت نہیں کرتا کہ آپؐ کی انتہائی خوبیاں رکھنے والی اور حسین ذات کو بدنما ظاہر کیا جائے اور اس پر دشمنانِ اسلام گند پھینکنے کی کوشش کریں وہ اس خدمت اور حفاظتِ دینِ اسلام کے لئے اپنی ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے خواہ وہ قربانی اپنے سارے وجود اور اپنی ساری جان کی ہو۔

عشق کا آخری قدم فنا کو اس درجہ تک لے جاتا ہے کہ اس کے وجود میں محبوب ہی نظر آنے لگے۔ گویا وہ محبوب ہی اس کے وجود یا پیرایہ میں دوبارہ ظاہر ہو گیا اور اس کا آنا اس کا آنا ہو گیا اسی کا نام بروز ہے۔

اگر ہم ان پانچوں جہتوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ آپؑ پر اس درجہ عشقِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) نے غلبہ پایا کہ اس نے یہ خواص بدرجۂ اتم ظاہر کئے اس امت میں بڑے بڑے اولیاء اللہ گزرے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ محبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قدم ہے اس کے قریب بھی کوئی اور نہیں پہنچ سکا۔ یہاں تک کہ آپؑ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سارے خد وخال ظاہر ہو گئے۔

اب میں ان خواص کو اسی ترتیب سے کسی قدر تفصیل کے ساتھ بیان کرتا ہوں لیکن میں اپنی بساط کے مطابق اسے بہت محدود رنگ میں اور مختصر بیان کر سکوں گا۔ انہیں صحیح طور پر بیان کرنے کے لئے ایک عاشقِ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ضرورت ہے۔ اور یہ عاجز نالائق تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔

اطاعت رسولؐ

(۱) سب سے پہلا خاصہ جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اطاعتِ رسولؐ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی اطاعت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو باہم ایسے ملا دیا ہے جیسے ایک ہاتھ کی دو ساتھ والی انگلیاں۔ قرآن کریم میں بہت جگہ اس کا ذکر آتا ہے۔ کہیں فرماتا ہے

ومن یطع اللّٰہ والرسول
فقد فاز فوزاً عظیما

(احزاب ۹/۷۲)

یعنی جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی وہ بڑی کامیابی پا گیا۔ کہیں فرماتا ہے

قل اطیعوا اللّٰہ و
اطیعوا الرسول۔

(نور ۵/۵۵)

یعنی تو کہہ دے کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ پھر فرماتا ہے

ومن یطع الرسول
فقد اطاع اللّٰہ۔

(نساء ۱۱/۸۱)

یعنی جس نے اس رسولؐ کی پیروی کی اس نے اللہ کی پیروی کی۔ ایک جگہ فرماتا ہے

فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

(آل عمران ۴/۳۲)

یعنی میری پیروی کرو کہ اللہ اس کی وجہ سے تم سے محبت کرے گا۔

پس اللہ اور اس کے پاک رسولؐ کی پیروی ایک ہی چیز ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے احکامات کی اطاعت ہی اس کے رسولؐ کی اطاعت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی اللہ تعالےٰ کی اطاعت ہے۔ آپؑ خود ایک جگہ فرماتے ہیں:-

"اور میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباعِ نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور ان کو اس علمی وعملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے۔ میں اس بات کا دعوےٰ نہیں کرتا کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایہ علومِ کسبیہ سے ہے بلکہ میں اپنی ہیچ مدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے میں اس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور امّی کو خداوند کریم نے اپنی کنارِ تربیت میں لے لیا اور اُن سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر میں تمام غور وفکر کرنے والوں سے زیادہ غور وفکر کرتا رہتا اور باایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز پہنچ نہ سکتا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۵،۳۴)

(باقی)

درخواستِ دعا:- خاکسار کے والد محترم چوہدری گیلانی خاں صاحب بعارضہ رعشہ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری) بشیر احمد
نصرت کمیشن شاپ غلہ منڈی جڑانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملائیشیا میں تبلیغ اسلام

ملاقاتیں ـ تقاریر اور لٹریچر کی تقسیم

مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ ملائیشیا۔

تقسیم لٹریچر :۔

عرصہ زیر رپورٹ میں بہت سا لٹریچر تقسیم کیا گیا اور بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا

تقاریر :۔

متعدد مقامات پر تقاریر کی گئیں تقاریر کے بعد سوالات وجوابات کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ان جگہ سات نئے مقامات کا دورہ کیا۔ جس میں لوگوں سے ملنے اور تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

ہر طبقہ تک پہنچکر اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ سیاسی لیڈروں سے بھی ملاقاتیں کیں اور اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ جرنلسٹوں سے بھی رابطہ پیدا کیا اور خدا کے فضل وکرم سے کامیابی ہوئی

سفر

جہاں جہاں ہماری جماعتیں یا جماعت کے افراد مقیم ہیں۔ ان کا سال کے دوران کئی کئی بار دورہ کیا گیا۔ جماعتوں میں قیام کر کے تعلیم اور تربیت سے متعلق امور انجام دیئے گئے۔

امسال سنڈاکن میں قیام کا زیادہ موقعہ ملا۔ اور خدا کے فضل وکرم سے نمایاں کامیابی ہوئی۔ گذشتہ سال صرف دو افراد جماعت کے تھے امسال مزید تیرہ افراد نے احمدیت کو قبول کیا۔ اب یہاں باقاعدہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے۔ اور ہفتہ واری میٹنگ ہوتی ہے ان احباب میں ایک صاحب شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جرنلسٹ ہیں۔ بعض ممالک کا دورہ کر چکے ہیں۔ اسی طرح لائٹ اوکس کے ایک انجینئر جرمن نسل سے ہیں۔

سیلم۔ لدحدرانو میں ایک صاحب نے بیعت کی ہے۔ یہ نئی جگہ ہے۔ اسی طرح سیبتانگ آئی لینڈ تواؤ میں ایک صاحب نے بیعت کی یہ بھی نئی جگہ ہے۔ سمپورنا کے ایک صاحب نے بیعت کی ہے۔ یہ بھی نئی جگہ ہے۔

کالا لنجان اور سمسم میں۔ ہندو اور عیسائیوں کو پیغام پہنچایا گیا ہے۔ بعض افراد زیر تبلیغ ہیں۔ مولیٰ کریم ان کے سینوں کو کھولے۔

عید میلاد النبی کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے متعلق ایک مضمون لکھا جو ایک اخبار میں شائع ہوا

اسلامی لٹریچر لائبریری میں رکھوانے کی کوشش

قرآن کریم تفسیر قرآن کریم لائبریریوں میں رکھے جانے کے سلسلہ میں کوشش کی خدا کے فضل سے کسی حد تک کامیابی ہوئی چنانچہ ایک مکمل سیٹ مرکزی لائبریری جیسلٹن میں رکھوا دیا ہے۔ جسے اس ادارہ نے خریدا ہے۔ مذہبی لٹریچر یہاں لائبریریاں رکھنا عموماً پسند نہیں کرتیں۔

بیعت :۔

امسال خدا کے فضل وکرم سے تیئس اصحاب حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

سالانہ کانفرنس

امسال دوسری سالانہ کانفرنس ماہ دسمبر ۱۹۶۶ء کی ۱۱ اور ۱۲ تاریخ کو منعقد ہوئی۔

نئے سال میں کئی نئے پروگرام شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ مثلاً رسالہ ہیں کا اجراء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ملائی زبان میں ترجمہ واشاعت۔ نماز کی کتاب بزبان ملائی کا ترجمہ واشاعت وغیرہ وغیرہ۔

آخر میں نئے سال میں بہتر طریق اور مؤثر صورتوں میں فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

انگلستان میں عید الفطر کی مبارک تقریب

از مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر نائب امام مسجد لندن

۱۲۰۰

خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان کی دور ونزدیک کی جماعتوں کے تقریباً بارہ سو احمدیوں اور دیگر مسلمانوں نے عید کی نماز مورخہ ۱۲ جنوری کو صبح ساڑھے دس بجے Wandsworth ٹاؤن ہال میں ادا کی۔

مکرم بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام مسجد لندن نے نماز عید پڑھائی۔ بعد نماز آپ نے تبلیغ کی اہمیت پر خطبہ پڑھا۔ آپ نے بتایا ہے کہ انگریز قوم عیسائیت سے بیزار ہو کر اسلام کی طرف رجوع کریگی کیونکہ انہیں اسلام کے سوا کہیں بھی امن وسلامتی نہیں مل سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو مبلغ نہ سمجھے اور اسلام کا پیغام نہ پہنچائے۔ ہم اس وقت تک حق تبلیغ صحیح رنگ ادا نہیں کیا جا سکتا۔ خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں اسلام واحمدیت کی ترقی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی کامل صحت ودرازی عمر کے لئے احباب نے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

اسکے بعد لندن مشن کی طرف سے احباب کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ چائے کی تقسیم اور اسکے انتظامات مجلس خدام الاحمدیہ لندن کے سپرد تھے۔ مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر قائد اور انکے رفقائے کار نے نہایت احسن رنگ میں یہ خدمت سرانجام دی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس وسیع وعریض ہال کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ میں عورتوں کے لئے نماز کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا ــــ اس تقریب سعید میں لندن کی جماعت کے علاوہ ساؤتھ آل۔ برمنگھم۔ بریڈ فورڈ۔ گراڈن، کنگسٹن اور دوسری چھوٹی چھوٹی جماعتوں کے احمدی احباب بھی تشریف لائے۔ لندن کے علاوہ جماعت گلاسکو۔ ہڈرز فیلڈ اور مانچسٹر میں باقاعدہ نماز عید ادا کی گئی۔

گلاسگو : برادرم محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ گلاسگو کی اطلاع کے مطابق انہوں نے مشن ہاؤس میں نماز عید پڑھائی جس میں چالیس کے قریب احمدی وغیر از جماعت دوست شریک ہوئے۔

ہڈرز فیلڈ :۔ خدا کے فضل سے یہاں پر ہماری نہایت مخلص جماعت ہے اسکے پریذیڈنٹ جناب کمال الدین صاحب انہوں نے نماز عید پڑھائی۔ اسّی کے قریب احمدی وغیر از جماعت دوستوں نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور دعا میں شریک ہوتے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم انہی صاحب کو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کی بھی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

درس القرآن :۔ رمضان المبارک کے دوران ہر اتوار کو تمام جماعتوں میں درس القرآن کا باقاعدہ انتظام کیا گیا۔ لندن مشن میں اتوار کے روز افطاری کے ایک گھنٹہ قبل محترم بشیر احمد خاں صاحب رفیق امام۔ قرآن کا درس دیتے رہے۔ اور ہر جمعہ کی نماز کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ خاکسار نے مستورات میں قرآن پاک کا درس دیا۔ تمام درسوں میں خدا کے فضل سے حاضری تسلی بخش رہی۔

نماز تراویح :۔ رمضان المبارک کا چاند نکلنے کی اطلاع ملتے ہی لندن مشن میں خاکسار نے نماز تراویح کا آغاز کیا اور خدا کے فضل سے تمام رمضان میں دوست باقاعدگی سے اسمیں شریک ہوتے رہے۔ خاکسار کی خواہش رہی کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت انگلستان کی دعاؤں اور کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے اسلام احمدیت کی ترقی کا دن جلد تر لائے۔ آمین۔

بقیہ لیڈر صفحہ (۲)

تم نے ان کو نہیں کہا کہ ننگے رہو وہ خود ہی ایسا کرتے ہیں۔ اس میں تم کو کیا گناہ؟ وہ ایسے ہی ہیں جیسے کہ ہمارے ملک میں بعض فقیر اور دیوانے ننگے پھرا کرتے ہیں۔ ہاں ایسے لوگوں کو کپڑا پہننے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

ایسے لوگوں کی نسبت یہ بھی سوال کیا گیا کہ چونکہ ملک افریقہ میں غریب لوگ بھی ہیں جو نوکری کو آسانی سے ملتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں سے کھانا پکوا دیا جائے تو یہ کیا جائز ہے؟ یہ لوگ حرام حلال کی پہچان نہیں رکھتے ــــ فرمایا :۔ اس ملک کے حالات کے لحاظ سے جائز ہے کہ ان کو نوکر رکھ لیا جائے۔ اور پینے کھانے وغیرہ کے متعلق ان سے احتیاط کرائی جائے۔

یہ بھی سوال ہوا کہ کیا ایسی عورتوں سے نکاح جائز ہے ــــ فرمایا :۔ اس ملک میں ان علاقوں میں بحالت اضطرار ایسی عورتوں سے نکاح جائز ہے۔ لیکن بصورت نکاح ان کو کپڑے پہنانے اور اسلامی شعار پر لانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۳۸۸، ۳۸۹)

اسکے متعلق ایک غیر مسلم کی تازہ تائیدی مثال بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مکرم محمد احمد صاحب ہالی نے بطور حوالہ ارسال فرمایا ہے۔ جس کو ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں :۔

"جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے میرے خادم فانڈا اور دسخی دونوں مسلم تھے۔ کما قبیلہ میں (مانڈا کے علاوہ) میں بہت سے نو مسلموں کو جانتا ہوں لگ مسائی قبیلہ سے صرف دسخی ہی نے آباؤ لا مذہبیت چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا۔ نجات غزنی پر ایمان لانے اور رحمن ورحیم خدا کو مان لینے سے ان میں ایک عجیب تبدیلی آگئی تھی۔ ان کی زندگی میں اس انقلاب کو اگر ایک فقرہ میں بیان کیا جائے تو ان لوگوں کی وحشت پر تہذیب غالب آگئی تھی اور ان کی شائستگی پر روحانیت کا رنگ نمایاں ہو گیا تھا۔"

۴۴ Safari Trail صفحہ ۱۸ نمبر ۲ ستمبر شائع کردہ رابرٹ ہیل۔ لندن ۱۹۶۵ء

۴۴ یہ ایک غیر مسلم کا ذاتی مشاہدہ ہے۔ اور اسلامی طریق کار کی زندہ مثال ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیہ فہرست مجاہدین تحریک جدید دفتر دوم سال ۲۳ و ۳۳ گوجرانوالہ شہر

مرسلہ مکرم عبدالکریم صاحب سیکرٹری تحریک جدید

میاں محمد شریف صاحب بھٹہ والے	۲۵۰/-
منجانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۱۸۳/-
بابو محمد اقبال محمد خان صاحب	۸۰۰/-
منجانب اہلیہ و بچگان	۱۰۰/-
شیخ معراج الدین صاحب	۲۰/۵۰
میر محمد اسلم صاحب	۱۰۰/-
محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ مختار نبی صاحب	۳۵/-
اقبال بیگم اہلیہ صوفی عبدالکریم صاحب	۲۷/-
عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد شریف صاحب	۲۲/-
منجانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۵/-
عائشہ بی بی صاحبہ اہلیہ بابو محمد شفیع صاحب	۱۰/۱۲
اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم	۲۲/۵۰
بابو محمد بشیر صاحب چغتائی	۱۸/-
ماسٹر محمد بخش صاحب	۳۰/-
حکیم نظام جان صاحب	۱۵۰/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم صاحب	۲۹/-
دفتر اول	۱۸۱۲/۱۲
صوفی عبدالکریم صاحب بھٹہ والے	۱۵۰/-
منجانب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ	۵۰/-
بچگان و اہلیہ صاحبہ	۱۱۳/-
چوہدری پیر محمد صاحب	۱۳۰/-
تنویر احمد صاحب پسر چوہدری صاحب	۳۰/-
شیخ مختار نبی صاحب	۲۰/۳۱
محمد عبداللہ صاحب مرحوم والد محمد شریف صاحب	۱۵/-
محمد حنیف و بشریٰ ربانی صاحبہ	۲۰/-
بابو عبدالکریم صاحب	۱۲/-
ماسٹر عبدالعزیز صاحب	۳۰/-
بابو محمد رمضان صاحب	۱۷/-
مراد علی صاحب زرگر	۱۰/۱۹
ملک محمد اکرم صاحب بمعہ اہلیہ	۳۰/-
ملک محمد انور صاحب	۲۰/-
ملک داؤد احمد صاحب	۱۵/-
ملک عبدالحکیم صاحب	۱۰/-
میر محمد اسلم صاحب	۲۰/-
شیخ سلیم محمود صاحب	۱۰/۲۵
چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ	۳۰/-
والدین و اہلیہ صاحبہ بابو اقبال محمد خان صاحب	۱۰۰/-
ملک نصر اللہ خان صاحب	۷۵/-
اقبال الٰہی صاحب	۲۶/-
محمد صادق صاحب آف گوجرانوالہ	۱۰/۶۹
میر محمد حنیف صاحب	۱۰/۵۰
قاضی نذیر احمد صاحب لدھیانوی	۱۱/-
امۃ الرفیق صاحبہ	۲۷/-
امۃ اللطیف صاحبہ	۱۰/-
سکینہ بی بی اہلیہ صوفی میاں فضل الٰہی صاحب	۶/-
ناصرہ بیگم اہلیہ میر محمد اسلم صاحب	۱۲/۵۰
نفیست بیگم صاحبہ	
اہلیہ بابو محمد رمضان صاحب	۱۰/۲۵
امۃ الودود صاحبہ	
بنت محمد اکرم صاحب	۱۵/-
عنایت بیگم صاحبہ	۹/۲۵
ماسٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم	۱۱/-
بابو عبدالحفیظ صاحب	۱۰/۳۵
مبارکہ بیگم صاحبہ	۸/۲۵
محمد نذیر صاحب کشمیری	۱۰/۳۱
محمد یعقوب گرجاکھی	۱۱/-
خواجہ عبداللطیف	۱۱/-
صاحبزادگان حکیم نظام جان صاحب	۲۰/-
حمید قریشی صاحب	۲۲/-
منجانب والدہ محترمہ	
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	۲۴/-
عبدالودود صاحب	۱۰/۵۰
عبدالمتین خان صاحب	۱۵/۵۰

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب آف چک نمبر ۲۰۹ ضلع لائلپور کافی عرصہ سے بعارضہ ٹی بی بیمار ہیں۔ ان دنوں ڈاکٹر سینٹوریم وارڈ ۷/۴ میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد نواز مومن)

۲۔ عزیزم مکرم محمود احمد صاحب عارف درویش قادیان نے اطلاع دی ہے کہ ان کے چھوٹے بچے عزیز لئیق احمد کو تاریخ ۲۰/۱/۲ مکان کی چھت سے نیچے گرنے کے باعث سر اور منہ پر سخت چوٹیں آئی ہیں۔ قارئین کرام اس بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرماویں۔

(سردار عبدالحق شاکر واقف زندگی)

دعائے مغفرت

میرے خسر محترم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۶۶ء بوقت پونے چار بجے صبح بمقام کڑیانوالہ ضلع گجرات ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم مغفور احمدیت کے شیدائی اور صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر قریباً تیئیس چوبیس سال تھی۔ سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ حافظ قرآن تھے۔ درود شریف کے عاشق، عوام کے غمخوار و محسن، بیواؤں اور یتیموں کے سرپرست اور کمزوروں اور محتاجوں کا سہارا تھے۔ صاحب کشوف تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ لڑکے، چار لڑکیاں، سترہ پوتے اور پندرہ پوتیاں، ایک پڑپوتا، دو پڑپوتیاں، آٹھ نواسے اور ایک نواسی چھوڑی ہیں۔

بزرگان سلسلہ احمدیہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرماوے اور ان کے درجات جنت فردوس میں بلند فرماوے۔ نیز ہمیں اُن کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر محمد شفیع پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

تعزیتی قرارداد

جماعت احمدیہ مظفر آباد کا یہ اجلاس منعقدہ مورخہ ۱۳/۱/۶۷ مکرم حضرت حاجی ماسٹر امیر عالم صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے اور حاجی صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے۔ حضرت حاجی صاحب جماعت احمدیہ کوٹلی (آزاد کشمیر) کے روح رواں تھے۔ اور جماعت کوٹلی کی ترقی میں آپ کا نمایاں ہاتھ تھا۔ آپ نے امیر علاقائی آزاد کشمیر کی حیثیت سے کئی سال نہایت جانفشانی اور خلوص سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا کام سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ حاجی صاحب مرحوم کے پسماندگان کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ممبران جماعت احمدیہ مظفر آباد۔ آزاد کشمیر)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کی یاد میں

(مکرم ماسٹر نور بالدین صاحب ایم۔ اے ملتان)

حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب ہمہ گیر شخصیت کے مالک تھے۔ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ علم و فضل، تقویٰ و طہارت، ذہانت و فطانت کے ایک ارفع مقام پر تھے۔ اسلام ہی ان کا اوڑھنا اور اسلام ہی ان کا بچھونا تھا۔ اسلام کا یہ جانباز سپاہی تبلیغ، تقریر، تصنیف اور مناظرہ غرض جس میدان میں بھی آیا سر دھڑ کی بازی لگا دی اور اپنی ساری قوتوں کو اس کام میں لگا دیا۔ نہ دن کو دن سمجھا نہ رات کو رات۔ ہر وقت خدمت اسلام میں منہمک رہا۔ اپنے آرام کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اسی محنت شاقہ سے کام کرتے ہوئے اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کر دی۔ لیکن تاریخ احمدیت میں انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔

جو رُکے تو کوہِ گراں تھے ہم جو چلے تو جاں سے گزر گئے
رہِ یار ہم نے قدم قدم تجھے یادگار بنا دیا

یہاں مجھے ان کے متعلق صرف ایک واقعہ بیان کرنا ہے :۔

۱۹۵۳ء کے طوفان خیز ایام نے اکثر لوگوں کے ذہنوں کو احمدیت کے متعلق مسموم کر دیا تھا۔ ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم سے ملتان کے چند افسروں نے خواہش ظاہر کی کہ کسی اعلیٰ پایہ کے احمدی عالم کو بلائیں جو احمدیت کے متعلق اعتراضات کا جواب دے سکے۔ چنانچہ حضرت شمس صاحب مرحوم ملتان تشریف لائے۔ ایک محدود سی محفل میں وہ حضرات سوالات کرتے رہے اور شمس صاحب جواب دیتے رہے۔ چونکہ جملہ حضرات قانون دان تھے، اسلئے خوب موشگافیاں ہوئیں۔

اس سے چند دن بعد ایک تقریب میں ان معزز اصحاب میں سے ایک سے میری ملاقات ہوئی۔ چھوٹتے ہی فرمایا "یہ شمس صاحب آپ لوگوں کے ہاتھ کیسے لگ گئے۔ بڑا فہیم اور قادر الکلام آدمی ہے۔ ہمارے ملک میں تو علماء نے کثرت روایات کو ہی علم سمجھ رکھا ہے۔ معقولات میں کچھ واجبی سا ہی دخل رکھتے ہیں۔ لیکن شمس صاحب کو میں نے نہایت معقول اور مدلل آدمی پایا ہے۔ بڑا خطرناک آدمی ہے۔ مجھے تو یہاں تک ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں میرا ایمان چھین کر مجھے احمدی نہ بنا ڈالے۔ اسلام کا چلتا پھرتا انسائیکلوپیڈیا (بحر العلوم) ہے اور ہر مسئلہ کے ما لہ و ما علیہ پر گہری نظر رکھتا ہے"۔ ــــ احباب خود ہی اندازہ فرما سکتے ہیں کہ ان صاحب کا حضرت شمس صاحب کو خطرناک کہنا دراصل شمس صاحب کی کس قدر تعریف ہے۔ اور کیا اچھا ہو اگر جماعت کا ہر فرد ہی اس قسم کا خطرناک آدمی بن جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲ر فروری - صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ ملک میں غلّہ کی قلت عارضی ہے اور عوام کو اس سے پریشان یا بددل نہیں ہونا چاہیئے۔ کل رات ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں صدر ایوب نے کہا جو لوگ غلہ کی قلت کے بارے میں افواہیں پھیلا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اناج کی کمی حکومت کی زرعی پالیسی کا نتیجہ ہے یا غلہ کی سمگلنگ کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے وہ ملک میں انتشار اور افراتفری پھیلانا چاہتے ہیں عوام کو ایسے انتشار پسندوں کی باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ صدر ایوب نے بتایا کہ امریکہ سے ساڑھے تین لاکھ ٹن اناج حاصل کیا جا رہا ہے۔ چین نے بھی ایک لاکھ ٹن گندم اور پچاس ہزار ٹن چاول دینے کا وعدہ کیا ہے اس کے علاوہ کینیڈا سے بھی ایک کروڑ ڈالر کا غلہ حاصل کیا جائے گا۔ اس سال بارش کی کمی کے باوجود گندم کی فصل پچھلے سال کی نسبت بہتر ہوگی۔ صدر نے توقع ظاہر کی کہ عوام نے خودداری اور عزتِ نفس کی جو روایت قائم کی ہے اسے وقتی مشکلات کا شکار نہیں ہونے دیں گے اور خدا کے فضل و کرم سے ان مشکلات پر بہت جلد غالب آئیں گے

ریڈیو پاکستان سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے صدر نے اناج کی کمی اور اس سے پیدا ہونے والی صورتِ حال پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ صدر نے قوم کو یہ بھی بتایا کہ حکومت اناج کی کمی اور ضروری اشیاء کی گرانی کی روک تھام کے لئے کون کون سے اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت عوام کی مشکلات کے انسداد کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے انہوں نے بتایا کہ بیرونی ملکوں سے صنعتی خام مال جلد ہی وطن پہنچ رہا ہے جس کے بعد بعض ضروری اشیاء کی قیمتیں گر جائیں گی۔ صدر نے کہا کہ گزشتہ نو سالوں سے حکومت کی تمام تر توجہ تعمیری کاموں پر مرکوز رہی ہے۔ ہمارے منصوبوں کا واحد مقصد یہ ہے کہ عام لوگوں کی معاشی حالت بہتر بنائی جائے اور قوم میں خود اعتمادی کے ساتھ آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کیا جائے لیکن یہ کام کھوکھلے دعووں اور نعرہ بازی سے نہیں ہو سکتا ملکوں کی آزادی قائم رکھنے کے لئے قوموں کو مصیبتوں اور آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور قربانیاں دینی پڑتی ہیں خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کو تو اپنی آزادی کی حفاظت کے لئے خون پسینہ ایک کرنا پڑتا ہے۔

صدر نے کہا کہ حکومت کی ساری مشینری اناج کی سمگلنگ کی روک تھام میں مصروف ہے لیکن یہ کام اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک عوام حکومت سے مکمل طور پر تعاون نہ کریں۔ عوام کو چاہیئے کہ وہ اناج کی ذخیرہ اندوزی اور سمگلنگ کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کریں اور اس غیر قانونی حرکت کے انسداد کے لئے حکومت کا ہاتھ بٹائیں

صدر ایوب نے یہ بھی بتایا کہ دونوں صوبوں میں زرعی پیداوار بڑھانے کی کوشش کے ساتھ ساتھ حکومت بیرونی ممالک سے بھی بھاری مقدار میں اناج درآمد کر رہی ہے۔ امریکہ۔ چین اور کینیڈا نے پاکستان کو بڑی مقدار میں غلہ دیا ہے۔ صدر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ گندم کی جگہ متبادل خوراک اور سبزیوں کے استعمال کی عادت ڈالیں۔

صدر نے قوم سے کہا کہ خودداری اور عزتِ نفس کی جو روایت آپ نے قائم کی ہے اسے وقتی مشکلات کا شکار نہ ہونے دیں اور ایمان و اتحاد کا دامن تھامے رہیں۔ انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستانی قوم جو اس سے قبل بھی کئی مشکلات سے سرخرو ہو چکی ہے موجودہ مشکل پر بھی قابو پالے گی۔

● جکارتہ ۲ر فروری۔ یہاں کے اخبارات کے مطابق مغربی جاوا میں صدر سوکارنو کی حامی فوج میدان میں اتر آئی ہے اور اب صدر کے حامیوں اور مخالفوں میں باقاعدہ جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔ حال ہی میں مغربی جاوا کے شہر جاتی وانگی میں فضائیہ کے ایک چھاتہ بردار فوجی دستے اور صدر سوکارنو کے مخالفوں کے درمیان تصادم ہوا جس میں ۳۰ سے زائد طلباء زخمی ہوئے۔ یہ طلباء سوکارنو کے مخالف ہیں۔ چھاتہ بردار فوجی دستے نے جو صدر سوکارنو کی حمایت کر رہا ہے گولیاں چلائیں اور طلباء کو زدوکوب کیا۔ اس تصادم کے بعد انڈونیشیا کے حالات بہت سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اس صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے کل رات جنرل سوہارتو نے اعلےٰ فوجی افسروں کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا اجلاس کے بعد فوج کے ترجمان بریگیڈیئر جنرل تواوی الہف نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ فوجی افسروں کا اجلاس تین گھنٹے جاری رہا جس میں بعض فوجی افسروں کی گرفتاری پر غور کیا گیا۔

● راولپنڈی ۲ر فروری۔ افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ اور ملکہ حمیرا کے استقبال کے لئے یہاں شاندار تیاریاں ہو رہی ہیں شاہ دو روزہ دورے پر یہاں ۷ر فروری منگل کے روز پہنچ رہے ہیں۔ افغانستان کے بادشاہ جب راولپنڈی کے ہوائی اڈے پر پہنچیں گے تو سب سے پہلے صدر ایوب ان کا استقبال کریں گے۔ اس کے بعد معزز مہمان کو اکیس توپوں کی سلامی دی جائے گی اور گارڈ آف آنر پیش کیا جائے گا۔

● لاہور ۲ر فروری۔ صوبائی دارالحکومت لاہور میں بناسپتی گھی کی قیمتیں گرنا شروع ہو گئی ہیں اور تھوک کے تاجر اب ۳۵ پونڈ کے ٹین کی قیمت مقررہ قیمت سے ۵ روپے کم وصول کر رہے ہیں تاہم شہر میں عام دکانوں پر بناسپتی گھی پانچ روپے سیر مل رہا ہے۔ یہ نرخ حکومت اور مل مالکان کے باہمی مشورے سے مقرر کیا گیا ہے۔

بناسپتی گھی کی قیمتیں تیل بنولہ کے نرخ گرنے کے سبب کم ہوئی ہیں۔ تیل بنولہ اس وقت کھلی مارکیٹ میں ۱۲۸ روپے من کے حساب سے دستیاب ہو جاتا ہے جبکہ چند روز قبل اس کی قیمت ۱۳۵ روپے کے لگ بھگ تھی۔ تیل مارکیٹ کا رجحان ظاہر کرتا ہے کہ اس کی قیمت مزید گر جائے گی۔

● نئی دہلی ۲ر فروری۔ بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلا اور وزارتِ خارجہ کے سیکوٹری مسٹر جہانے کل دہلی میں متعین پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ارشد حسین سے ملاقات کی۔ آل انڈیا ریڈیو نے بھارت کے سرکاری ذرائع کے حوالہ سے دعوےٰ کیا ہے کہ اس بات چیت سے دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر ہونے میں بہت مدد ملے گی۔

● کراچی ۲ر فروری۔ عالمی بنک کا دو افراد پر مشتمل اقتصادی وفد ایک ماہ کے دورے پر کل یہاں پہنچ گیا۔ یہ وفد پانچ سالہ منصوبہ کے تیسرے سال کی ضروریات اور غیر ملکی امداد کا جائزہ لے گا۔ مشن کے چیف اکنامسٹ پہلے ہی پاکستان میں موجود ہیں۔ یہ تینوں ارکان پاکستانی منصوبہ بندی کمیشن کے ارکان کے ساتھ کل سے ابتدائی بات چیت شروع کر دیں گے۔ اس کے علاوہ وہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کریں گے۔ اور صوبائی اور مرکزی حکام سے ملاقاتیں کریں گے۔

● کراچی ۲ر فروری۔ نائیجیریا میں پاکستان کے ہائی کمشنر حکیم محمد احسن نے کہا ہے کہ نائیجیریا کے عوام پاکستان کے لئے محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔ حکیم صاحب جو مختصر دورہ پر پاکستان آئے ہوئے ہیں کل رات روٹری کلب کے ڈنر میں تقریر کر رہے تھے انہوں نے نائیجیریا میں گزشتہ سال کے دو انقلابوں کے بارے میں بھی بتایا اور کہا کہ اس کے نتیجہ میں پاکستان اور نائیجیریا کے درمیان خوشگوار اور دوستانہ تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

● واشنگٹن ۲ر فروری۔ ایشیائی امور کے ایک ماہر مسٹر راسٹو اور نے جو بہت سے سفارتی عہدوں پر کام کر چکے ہیں اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ کو ایشیا کا لیڈر بننے کی کوشش ترک کر دینی چاہیئے اور وہاں کے معاملات میں اس کی طرف سے جو مداخلت ہو رہی ہے اسے فوراً ہی ختم ہو جانا چاہیئے مسٹر ٹاور نے کہا کہ جوں جوں امریکہ کی مداخلت بڑھ رہی ہے ایشیا میں اس کی مخالفت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

● لاہور ۲ر فروری۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ بی۔ اے اور بی ایس سی پارٹ اوّل کے امیدواروں کا انگریزی زبان کے پرچے کا امتحان ۹ر فروری کو دوبارہ ہوگا۔

اعلانِ نکاح

مؤرخہ ۳۰/۱/۶۷ کو بعد نماز مغرب وعشاء ازراہِ شفقت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے مکرم ماسٹر عطاء اللہ خان صاحب چک ۲ T.D.A کی دختر رشیدہ سلطانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم منیر احمد صاحب ولد عبدالسلام خان صاحب چک ۲ T.D.A ضلع سرگودہا سے بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر فرمایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

عبداللطیف
کارکن وکالت مال ثانی

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر معمولی تائید و نصرت اور عظیم الشان خدائی نشانوں کا مظہر

جماعت احمدیہ کا نہایت درجہ مقدس و بابرکت ۷۵ واں جلسہ سالانہ

خدائی بشارتوں کے پورا ہونے کا درخشندہ ثبوت، دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر

(۴)

مورخہ ۲۷ ؍ جنوری کو ساڑھے سات بجے شب مسجد مبارک میں شعبۂ تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایک جلسۂ عام منعقد ہوا جس میں ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے غیر ملکی طلباء کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کا شرف پانے والے مبلّغینِ کرام اور بعض دیگر احباب نے دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر کیں۔ جلسہ میں صدارت کے فرائض مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر مبلّغ سپین نے ادا فرمائے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہوا جو انڈونیشیا کے مکرم عبد الغنی کریم صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم شفیق قیصر صاحب مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اِس جلسہ کا مقصد تحریکِ جدید کے ثمراتِ حسنہ کا ایک خاص رنگ میں مشاہدہ کرانا ہے۔ آج سے قریباً اسّی سال پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعلان فرمایا تھا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی میرا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اِس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

اِس مقصد کی تکمیل کے لئے سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کا نظام قائم فرمایا جس کے تحت دُنیا کے بیشتر ممالک میں تبلیغی مشن قائم ہوئے اور نومسلموں کی نہایت مخلص اور اسلام کا درد رکھنے والی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ یہ تحریکِ جدید ہی کا ایک ثمرہ ہے کہ آج ہم میں دُنیا کے مختلف مُلکوں اور علاقوں میں بولی جانے والی نصف صد سے زائد زبانیں جاننے اور بولنے والے لوگ موجود ہیں۔ ان میں غیر ملکی طلباء، مبلّغینِ اسلام اور متعدد دوسرے حضرات شامل ہیں۔ یہ اِس حقیقت کا ایک جیتا جاگتا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی یہ بشارت کہ "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" تحریکِ جدید کے ذریعہ بڑی شان سے پوری ہوئی ہے اور اشاعتِ اسلام کے نظام کے وسیع سے وسیع تر ہونے کے ساتھ ساتھ روز بروز پوری ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اِس وقت دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر ہوں گی۔ گو چالیس سے کہیں زیادہ زبانیں بولنے والے احباب یہاں موجود ہیں لیکن وقت کی قلت کے پیشِ نظر فی الوقت صرف چالیس زبانوں میں ہی تقاریر ہوں گی۔ آپ نے تحریکِ جدید کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

بعد ازاں آپ نے اُردو میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک پُرمعارف تقریر کا درج ذیل اقتباس پڑھ کر سُنایا جو اس جلسہ کی تقاریر کے لئے منتخب کیا گیا تھا:۔

"مَیں تمہیں ایک طرف تو یہ کہتا ہوں کہ جاؤ نکل کر تمام دنیا میں پھیل جاؤ اور دوسری طرف یہ کہتا ہوں کہ جب تمہیں مرکز سے آواز آئے کہ آجاؤ تو لبیک کہتے ہوئے جمع ہو جاؤ یہ آنا جسمانی طور پر بھی ہو سکتا ہے اور روحانی اور اخلاقی اور مالی طور پر بھی۔۔۔۔۔

۔۔۔ پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ۔

پس جاؤ اور دنیا میں پھیل جاؤ کہ کامیابی کا ذریعہ یہی ہے۔ اور جب آواز پہنچے تو یوں جمع ہو جاؤ جس طرح پرندے اُڑ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر خواہ کتنی بڑی فرعونی طاقت تمہارے مٹانے کے لئے کھڑی ہو جائے اسے معلوم ہو جائے گا کہ احمدیت کو مٹانا آسان نہیں۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء)

اس کے بعد عربی، انگریزی، سپینش، عبرانی، جرمن، سندھی، بنگالی، پشتو، کشمیری، پنجابی، اڑیہ، انڈونیشی، نیز انڈونیشیا کی علاقائی زبانوں میں سے بوگس، سنڈانیس، آچے، دورینانگ، سماٹری، تامل، سیلونی، برمی، ملائی، بلتستانی، گجراتی، ہندی، گورمکھی، سومالی، سواحیلی، مغربی افریقہ کی زبان کرے اول، وسطی جرمنی کی زبان رائن، ڈھاکی، لوگنڈی، اطالین، فجی، فرانسیسی، فارسی اور تھائی وغیرہ زبانوں میں تقاریر ہوئیں جو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر کے مندرجہ بالا اقتباس کے ترجموں پر مشتمل تھیں۔

یہ دلچسپ اور ایمان افروز اجلاس دس بجے شب دُعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اس میں شمولیت احباب کے لئے بہت ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئی اور انہوں نے بہت ذوق و شوق اور گہری دلچسپی کے ساتھ اس کی کارروائی کو سُن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کیا۔

آخر میں صاحبِ صدر مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر نے اسپین میں تبلیغِ اسلام کے نہایت دلچسپ حالات بیان فرمائے۔ احباب نے ان حالات کو بھی بہت توجہ کیساتھ سنا جو ان کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے۔

(جلسہ سالانہ کی اجلاس وار مختصر روداد آئندہ اشاعتوں میں ہدیۂ قارئین کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

تقریب شادی

ربوہ —— مورخہ ۲۳ ؍ جنوری ۱۹۶۷ء کو مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب آف تعلیم الاسلام کالج کے صاحبزادے مکرم کلیم اللہ خان صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔بی اور مکرم قریشی مقبول احمد صاحب سابق مبلّغ آئیوری کوسٹ کی صاحبزادی عزیزہ نصیرہ قریشی کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۲ ؍ جنوری کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں بعوض حق مہر ساڑھے چار ہزار روپیہ پڑھا تھا۔ مورخہ ۲۳ ؍ جنوری کو بعد نماز عصر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ مورخہ ۲۴ ؍ جنوری کو مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب نے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر اپنے مکان واقعہ دار الرحمت شرقی پر دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دعوتِ طعام کے اختتام پر مکرم قریشی مقبول احمد صاحب نے دعا کرائی۔ احبابِ کرام رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کریں۔

جماعت دہم کیلئے ضروری اعلان

محترم ناظر صاحب تعلیم کی اجازت سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت دہم کے طلباء میرے پہلے اعلان کے مطابق ۴ ؍ فروری بروز ہفتہ ½۸ بجے سکول میں حاضر ہو کر مقررہ "ٹیسٹ" (امتحان) میں شامل ہوں گے۔

جماعت دہم کے طلباء اور اساتذہ کے علاوہ باقی کلاسز کی پڑھائی ۷ ؍ فروری سے شروع ہو گی۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴